رباعیاتِ فقیر۔۔۔تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر رابعہ سرفراز

Dr. Rabia Sarfraz

Assistant Professor, Department of Urdu,

Govt. College University, Faisalabad.

Abstract:

Hafiz Muhammad Afzal Faqeer is a great name in the poets of Rubai but he didnot get as much fame as his other contemporary poets.

He is famous in his circle with the name of Sufi Afzal Faqeer.Most of his Rubaiyat are based on the love of Prophet Muhammad (P.B.U.H). His Rubaiyat are full of the impressions of Naat.He is an expert in the art of Rubai.This article is about the analytical study of Sufi Afzal Faqeer's Rubaiyat and concludes that the Rubaiyat of Sufi Afzal Faqeer are a great asset of our poetry specially Rubai.

جدید رباعی گو شعرا کی صف میں ایک بڑا نام حافظ محمد افضل فقیر کا بھی ہے لیکن وہ اس طرح معروف نہیں ہوئے جیسے ان کے معاصر بعض دیگر شعرا اور ناقدینِ فن نمایاں ہوئے۔ اس کی ایک وجہ انکی درویشی اور صوفیانہ مزاج تھا لیکن وہ اصحابِ علم وادب جو گہرا مطالعہ رکھتے ہیں انکی ذات وشخصیت سے خوب آشنا ہیں۔ وہ اپنے حلقۂ ارادت میں ''صوفی افضل فقیر'' کے نام سے معروف تھے۔ صوفی افضل فقیر نہ صرف شاعر تھے بلکہ جیّد ناقد بھی تھے۔ صوفی صاحب کو عربی و فارسی زبان وادب پر مکمل دست رس حاصل تھی اور بہ طور خاص یہ کہ ان کو ابوالمعانی میرزا عبدالقادر بیدلؔ کی سیکڑوں فارسی غزلیات حفظ تھیں۔ ان کے اسی وصفِ خاص کی وجہ سے انھیں ''حافظ بیدلؔ'' بھی کہا گیا۔

بہ طور شاعر حافظ محمد افضل فقیر کی شاعری کا منبع ومصدر اور محور ومرکز ''عشق رسولؐ'' ہے۔ ان کا زیادہ تر کلام عشقِ نبی کریم کے جذبات پر محمول ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے نعتیہ کلام کے علاوہ دیگر شعری کلام سے بھی نعت کا تاثر ابھرتا ہے جسے ان کے مجموعۂ رباعیات ''آب ورنگ'' میں دیکھا جاسکتا ہے۔

آں جانِ جہاں کہ عشق رامقصود است
تا عالم ہاست ، رحمتش موجود است
مدحش چہ تواں نگاہشت کز روزِ ازل
احمدؐ حامدؐ محمدؐ و محمودؐ است(۱)

رباعی ایسی دشوارترین صنفِ سخن کہ جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ:

''رباعی ایک بہت بڑی بلا اور نہایت جان لیوا صنفِ کلام ہے۔ قلیل الفاظ کی وساطت سے کثیر معانی کا احاطہ کرکے صرف چار مصرعوں میں اس رُبع مسکوں کے تمام تجربات، مشاہدات، تاثرات، نظریات اور افکار کا سمیٹ لینا، ایک ننھے سے قطرے میں قلزم کو مقیّد کر لینا، ہر شاعر کے بس کا روگ نہیں۔''(۲)

صوفی صاحب کو فنِ رباعی پر مہارتِ تامہ حاصل تھی۔ انھوں نے ''آب و رنگ'' کے عنوان سے عربی، فارسی، اردو، پنجابی چار زبانوں میں رباعی کہی اور ان چاروں زبانوں میں کہی گئیں رباعیات میں رباعی کے چوبیس اوزان برتتے ہیں۔ صوفی صاحب اپنی کتاب ''آب و رنگ'' کے پیش لفظ ''عرضِ مصنف'' میں صنفِ رباعی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''دراصل رباعی ایک ایسی جامع، ہمہ گیر اور غالب صنفِ سخن ہے کہ وہ اپنے زحافاتی حسن اور تغیراتی کمال کے باعث ملأ اعلیٰ سے قلبِ شاعر پر نازل ہونے والے ہر لطیفۂ نور کو اس کی رعنائیوں سمیت اپنے اندر سمیٹ سکتی ہے۔ اتنی گنجایشوں کے باوصف کوئی قادرالکلام شاعر ہی اس میدان کو سر کرسکتا ہے۔ ایک معمولی الجھاؤ بھی شعر کو ساقط الوزن کرنے کے لیے کافی ہے۔ اچھے خاصے کلاسیکی شعرا کے ہاں بھی رباعی کے چار پانچ معروف اوزان ہی نظر آتے ہیں بحمد اللہ تعالیٰ فقیر نے عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں رباعی کے چوبیس اوزان استعمال کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے اس فقیرانہ کاوش کو قبول فرمائے۔ یہ رباعیات اکثر و بیشتر نعت و منقبت اور متفرق مضامین پر مشتمل ہیں۔''(۳)

یہاں حافظ محمد افضل فقیر کی عربی، فارسی اور پنجابی رباعیات سے قطع نظر ان کی صرف اردو رباعیات کے وہ چوبیس مصاریع پیش کیے جاتے ہیں جو رباعی کے چوبیس اوزان میں کہے گئے ہیں:

(دائرۂ اخرب کے اوزان)

بحر:
ہزاج مثمن سالم
وزن: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

فروعاتِ اوزانِ رباعی

۱۔اخرب مقبوض مکفوف مجبوب
مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فَعَل
؎ کچھ حائلِ قربِ عبد و معبود نہیں

۲۔اخرب مقبوض مکفوف اہتم
مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعول
؎ عنوانِ کتابِ زیست ہے آپ کا نام

۳۔اخرب مقبوض ابتر
مفعولُ مفاعلن مفاعیلن فَع
؎ سیرابِ کرم ہیں انبیائے سابق

۴۔اخرب مقبوض ازلّ
مفعولُ مفاعلن مفاعیلن فاع
؎ انوار سے نعت کی فضا ہے معمور

۵۔اخرب مکفوف مجبوب
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فَعَل
؎ مغرب ہمہ تن گردشِ افلاک میں ہے

۶۔اخرب مکفوف اہتم
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعول
؎ یہ راز کیا فقر نے فاش آخرِ کار

۷۔اخرب مکفوف ابتر
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلن فَع
؎ اللہ کی عظمت کے نشاں ٹھہرائے

۸۔اخرب مکفوف ازلّ

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلن فاع

؎ اس کیف سے رہتے ہیں دل و جاں سرشار

۹۔اخرب مجبوب

مفعولُ مفاعیلن مفعولُ فَعَل

؎ ہے آپؐ کی برکت سے منظور ورَع

۱۰۔اخرب اہتم

مفعولُ مفاعیلن مفعولُ فعول

؎ ہو کثرتِ عصیاں سے عاصی نہ ملول

۱۱۔اخرب اخرم ابتر

مفعولُ مفاعیلن مفعولن فَع

؎ ہر نقشِ غیاب آخر مدھم ہو کر

۱۲۔اخرب اخرم ازلّ

مفعولُ مفاعیلن مفعولن فاع

ہے آپؐ کی رحمت ہم سب کی غم خوار

مذکورہ بالا مصاریع صوفی صاحب کی اردو رباعیات کے وہ مصاریع ہیں جو انھوں نے رباعی کے دائرۂ اخرب کے بارہ اوزان میں کہے ہیں۔ اب ذیل میں ان کے وہ مصاریع درج کیے جاتے ہیں جو انھوں نے رباعی کے دائرۂ اخرم کے بارہ اوزان میں کہے ہیں:

(دائرۂ اخرم کے اوزان)

بحر:

ہزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

فروعاتِ اوزانِ رباعی:

۱۔اخرم اشتر مکفوف مجبوب

مفعولن فاعلن مفاعیلُ فَعَل

؎ گوہر سے تابناک تر ہے وہ خزف

۲۔اخرم اشتر مکفوف اہتم

مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعول

؎ سرتاپا انکسار ہے اس کا مزاج

۳۔ اخرم اشتر ابتر

مفعولن فاعلن مفاعیلن فَع

؎ اس کا مظہر ہے وہ رسولؐ رحمت

۴۔ اخرم اشتر ازلّ

مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع

؎ شانِ رحمت بہ فکر و فن ہے مسطور

۵۔ اخرم اخرب مکفوف مجبوب

مفعولن مفعولُ مفاعیلُ فَعَل

؎ شان اس کی ذرّات کے ادراک میں ہے

۶۔ اخرم اخرب مکفوف اہتم

مفعولن مفعولُ مفاعیلُ فعول

؎ ملتا ہے سرکارؐ سے اعزازِ قبول

۷۔ اخرم اخرب ابتر

مفعولن مفعولُ مفاعیلن فَع

اس کی تابانی میں نہ فرق آئے گا

۸۔ اخرم اخرب ازلّ

مفعولن مفعولُ مفاعیلن فاع

؎ عبدیّت منزل، سفر اس کا معراج

۹۔ اخرم اخرب مجبوب

مفعولن مفعولن مفعولُ فَعَل

؎ کوثر تک لے آئی ہے تشنہ لبی

۱۰۔ اخرم اخرب اہتم

مفعولن مفعولن مفعولُ فعول

؎ لاریب اصلِ بخشش ہے ذاتِ رسولؐ

۱۱۔ اخرم ابتر

مفعولن مفعولن مفعولن فَع

؎ طغرائے دیں ہے حضرت کی طاعت

۱۲۔اخرم ازلّ

مفعولن مفعولن مفعولن فاع

؎ اپنی عظمت، پیغمبرؐ کی تعظیم

اس سے واضح ہے کہ صوفی صاحب کو علمِ عروض اور فنِ رباعی پر کس درجہ مہارت حاصل تھی۔صوفی صاحب کی شخصیت کے کئی ایک پہلو ہیں۔وہ بہ یک وقت شاعر، نقاد، عالمِ دین، مفسر اور صاحبِ کشف انسان تھے۔ان کی حسبِ ذیل تصانیف ان کی ہمہ جہت شخصیت کی آئینہ دار ہیں:

۱۔صد میدان، افاداتِ شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری ہروی، مترجم (از فارسی بہ اُردو: حافظ محمد افضل فقیر)

۲۔جانِ جہاں (مجموعۂ نعت)

۳۔پاسِ اعتبار (غزلیات و منظوماتِ فارسی)

۴۔عطائے محمدؐ (مجموعۂ نعت)

۵۔شآبیب الرحمۃ (مجموعۂ قصائدِ عربی، حمد و نعت)

۶۔آب و رنگ (مجموعۂ رباعیات: عربی، فارسی، اردو، پنجابی)

۷۔کتاب در بارۂ عروض

۸۔تفسیرِ قرآن حکیم

۹۔مقدماتِ فقیر (مجموعۂ مضامین)

یہ وہ تصانیف ہیں جن کو پڑھ کر اصحابِ علم و ادب، صوفی صاحب کے تبحرِ علمی کا بہ خوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔صوفی صاحب کے فضل و کمال اور علمی و ادبی خصائص کے حوالے سے ''متاعِ بے بہا'' میں حافظ لدھیانوی لکھتے ہیں:

> ''دینی علوم کے علاوہ صوفی صاحب کو علمِ عروض، علمِ تاریخ، علمِ ریاضی پر مہارتِ تامّہ حاصل ہے، غرضیکہ صوفی صاحب کی شخصیت اجتماعِ ضدّین کا حسین مرقع ہے۔کوئی عنوان ہو، کوئی موضوع ہو، صوفی صاحب کی علمی شخصیت اس کی تہیں کھولتی اور دنیائے معانی آباد کرتی چلی جاتی ہے۔ان کی عالمانہ گفتگو، ان کا فقیہانہ انداز، ان کا بلیغ حسنِ بیان، ان کی ذہانت و فراست، ان کی جدّت طرازی اور نکتہ آفرینی کا ایک زمانہ قائل ہے۔''(۴)

صوفی صاحب علم و فن کے بحرِ زخّار تھے اور ان کا مجموعۂ رباعیات ''آب و رنگ'' اس بحرِ زخّار کا وہ موتی ہے جو سیپ میں اکیلا ہی جنم لیتا ہے جسے ''دُرِّ یتیم'' کہتے ہیں۔اس مجموعے میں موجود

رباعیات کی فکر جہاں آدمی کو انسانیت کے ارفع مقاصد کی طرف لے جاتی ہے اور آپؐ کی ذاتِ اقدس سے والہانہ عشق کا درس دیتی ہے وہیں آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر مکمل عمل پیرا ہونے کی تلقین بھی کرتی ہے۔

لِلْوَحْیِ مِنَ السُّنَّۃِ شَرْح وَّ بَیَا
منہا الفیض انتدی زمان وَّ مکان
خیرالدّارین فی اتبّاع الہادی
من یّتکبر عنہ یصبہ الخسران(۵)

ترجمہ: آپؐ کی سنتِ مبارکہ وحی الٰہی کی شرح و بیان ہے۔اس سے زمان و مکاں فیض یاب ہوئے۔دو عالم کی خیر، ہادیِ برحق کی پیروی میں ہے جو شخص آپؐ کی پیروی سے روگردانی کرے گا،اسے خسارہ لاحق ہوگا۔

صوفی صاحب کی رباعیات کی فکر کا محور و مرکز آپؐ کی ذاتِ اقدس اور اہلِ بیت و اصحاب کی انسانیت پرور طرزِ زیست ہے۔انھوں نے اپنی رباعیات میں بلا تفریقِ مسلک اصحابِ رسولؐ اور اہلِ بیتِ رسولؐ کی مدح سرائی کی ہے۔

آں کیست کہ دَر زیست رفیقِ سرورؐ
دم سازِ او ہم کہ بود دَر محشر
آمد در گوشِ من ندائے جبریل
صدّیقِؓ اکبر ، صدّیقِؓ اکبر(۶)

دانندۂ حکمت و کتاب است علیؓ
پیغمبر شہرِ علم و باب است علیؓ
اے خاک! بہ انتسابِ فرزندی ناز
دَر موجودات بُو تراب است علیؓ(۷)

عشرہ مبشرہ صحابۂ کرام میں وہ دس اصحابِ رسولؐ شامل ہیں جنھیں آپؐ نے زندگی ہی میں جنّت کی بشارت دی۔صوفی صاحب نے اپنی ایک فارسی رباعی میں اُن دس اصحابِ رسولؐ کے اسما اس انداز سے نظم کیے ہیں کہ ان کی فنی ریاضت دیکھ کر صاحبانِ نقد و نظر اَش اَش کر اٹھیں۔

دہ جنّتیانِ خاص ز اصحابِ کبار
بُوبکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، حیدرؓ بہ شمار

عبدالرحمٰنؓ و بوعبیدہ ، طلحہؓ
ہم سعدؓ و سعیدؓ چوں زبیرؓ از اخیار(۸)

اسی طرح حسبِ ذیل رباعی ملاحظہ فرمائیں جس کے چوتھے مصرعے میں پنج تنِ پاک کے اَسما نظم ہوئے ہیں۔

شادم بہ ولاے آلِ محبوبؐ خدا
خیرِ دارین نقدِ جان است مرا
یا رب شرفِ دید بہ نزعم بخشند
احمدؐ ، حیدرؓ ، حسنؓ ، حسینؓ و زہراؓ(۹)

صوفی صاحب کی حسبِ بالا رباعیات ان کے مشاق رباعی گوشاعر ہونے کی غماز ہیں۔آپ کی رباعیات میں جہاں ولاے رسولؐ اور محبتِ اہلِ بیت واصحابِ رسولؐ موجود ہے وہیں ان کی بعض ایسی رباعیات بھی ہیں جن میں انھوں نے اسلاف اور بزرگانِ دین کو بھی خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ صوفی صاحب ایک صاحبِ کشف انسان تھے اور مختلف سلاسلِ روحانیہ کے قائل تھے۔تصوف سے ان کو فطری لگاؤ تھا جو ان کے کلام میں مختلف مضامین کی صورت دکھائی دیتا ہے۔صوفی صاحب کی چند وہ رباعیات ملاحظہ فرمائیں جن میں فکرِ بیدلؔ کا پرتو صاف جھلکتا ہے۔

باشد اگرت ہوائے غم خوارئ دل
بے دارئ شب بخشد بے دارئ دل
وابستگئ ذات و فراغ از کونین
آزادی ہاست دَر گرفتارئ دل(۱۰)

نیز باشد ز تب و تابِ خودم یاد چناں
دَر زاویۂ خمول بودم حیراں
ناگاہ پِی جاذبۂ حق رفتم
افتاں، خیزاں، لرزاں، نازاں، رقصاں(۱۱)

اگرچہ اوزانِ رباعی میں سے سب سے زیادہ ثقیل وزن ''مفعولن مفعولن مفعولن فع'' ہے لیکن یہاں دوسری رباعی کے چوتھے مصرعے میں ہم قافیہ الفاظ کے پے در پے آنے سے وزن کی ثقالت، لطافت میں بدل گئی ہے اور ماترک اعتبار سے ماتراؤں کی ایک ہی لفظی امتداد کی لے کے تحت ترتیب پانے سے (افتاں، خیزاں، لرزاں، نازاں، رقصاں) جو سمفنی تخلیق ہوئی ہے، حیرت زا ہے۔صوفی صاحب باطنی دنیا کے مسافر تھے۔ان کی بعض رباعیاں پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ ہمہ وقت

قربِ رسولؐ کے کیف زا تصور سے واصل ہوں۔

اس کیف سے رہتے ہیں دل و جاں سرشار
ہے آپؐ کی رحمت ہم سب کی غم خوار
وہ اپنے ساتھ ہے، کوئی عالم ہو
ہستی، برزخ، محشر، بخشش، دیدار(۱۲)

صوفی صاحب کی رباعیات میں سے زیادہ تعداد ان رباعیوں کی ہے جن میں حبِ رسولؐ اور دینِ اسلام کی تعلیمات شامل ہیں۔ باقی فارسی کی چند ایسی رباعیاں ملتی ہیں جن میں کہیں فلسفیانہ استفسار موجود ہو۔ مجموعی طور پر صوفی صاحب کی رباعیات فکری و فنی ہر دو اعتبار سے گراں قدر ہیں اور قلمروِ رباعی کی زیب زینت ہیں۔ صوفی صاحب کی رباعیات کے مطالعے سے رباعی کہنے کا ڈھنگ ڈھب پتا چلتا ہے اور زحافات کے استعمال کا قرینہ آتا ہے کہ کس طرح دوائر کے اوزان کو خاص سلیقے کے ساتھ استعمال کر کے مصرعوں کی تکمیل کو خوب صورت بنایا جائے۔ صوفی صاحب کی چاروں زبانوں (عربی، فارسی، اردو، پنجابی) میں کہی گئیں رباعیات اپنی اپنی زبان کے شعری ادب کا گراں قدر سرمایہ ہیں جن کی تابناکی سے اقلیمِ رباعی کا تاج ہمیشہ ضوفشاں رہے گا۔

حوالہ جات

۱۔ محمد افضل، فقیر، حافظ، آب ورنگ، لاہور: قاضی پبلی کیشنز، ۱۴۱۳ھ، ص:۴۷
۲۔ جوش ملیح آبادی، (شبیر حسن خاں)، قطرہ و قلزم، دہلی: سٹار پبلی کیشنز، س ن، ص:۱
۳۔ محمد افضل، فقیر، حافظ، آب ورنگ، ص:۱۴
۴۔ حافظ لدھیانوی، متاعِ بے بہا، م ن، س ن، ص:۵
۵۔ محمد افضل، فقیر، حافظ، آب ورنگ، ص:۴۰
۶۔ ایضاً، ص:۷۳
۷۔ ایضاً، ص:۷۷
۸۔ ایضاً، ص:۷۹
۹۔ ایضاً، ص:۷۸
۱۰۔ ایضاً، ص:۸۸
۱۱۔ ایضاً، ص:۹۴
۱۲۔ ایضاً، ص:۱۰۶

☆......☆......☆